باب 3 ریاست (STATE)

تعارف

انسان کی فطرت ہے کہ وہ اکیلا زندگی بسر نہیں کر سکتا اس لیے وہ دوسروں کے ساتھ مل کر رہتا ہے۔ بے شمار ضروریات زندگی اسے معاشرے میں رہنے پر مجبور کرتی ہیں۔ معاشرتی زندگی میں ایک ایسی تنظیم اور طاقت کی ضرورت ہوتی ہے جو معاشرے کو منظم کرنے کے لیے قوانین بنائے تاکہ لوگ پُرامن اور اچھی زندگی گزار سکیں۔ اس تنظیم کو ریاست کہتے ہیں۔

ریاست کی تعریف (Definition)

1- ارسطو (Aristotle): ''ریاست خاندانوں اور دیہاتوں کا ایک مجموعہ ہے جس کا مقصد ایک مکمل اور خود کفیل زندگی کی تعمیر کرنا ہے''

2- برجیس (Burgess): ''ریاست بنی نوع انسان کا ایسا گروہ ہے جسے منظم وحدت کے اعتبار سے پہچانا جاتا ہو۔''

3- وڈرو ولسن (Woodrowilson) (ایک سابق امریکی صدر): ''کسی مخصوص علاقے میں قانون کی خاطر لوگوں کے اشتراک کا نام ریاست ہے۔''

4- گلکرائسٹ (Gilchrist): ''ریاست ایک اخلاقی حقیقت ہے جو اس وقت قائم ہوتی ہے جب عوام کی خاصی تعداد ایک مخصوص علاقے میں آباد ہو جائے اور وہ ایک ایسی حکومت کے تحت متحد ہو جائیں جو بیرونی دباؤ سے آزاد ہو یعنی جس کا اپنا اقتدارِ اعلیٰ ہو۔''

5- پروفیسر ڈاکٹر گارنر (Prof.Dr.Garner): پروفیسر ڈاکٹر گارنر نے ریاست کی نہایت ہی جامع تعریف کی ہے ''ریاست متعدد افراد کا ایسا مجموعہ ہے جو مستقل طور پر ایک خاص علاقے پر قابض ہوں، جو بیرونی دباؤ سے آزاد ہوں اور ان کی اپنی ایک منظم حکومت ہو جس کی اطاعت تمام افراد پر لازم ہو۔''

مختصراً گلکرائسٹ اور گارنر کی تعریفوں میں ریاست کے چار عناصر کا ذکر کیا گیا ہے جن سے مل کر ریاست تشکیل پاتی ہے یعنی آبادی، علاقہ، حکومت اور اقتدارِ اعلیٰ۔ پس ریاست کا پورا مفہوم سمجھنے کے لیے یہ تعریفیں کافی ہیں۔

ریاست کے لازمی عناصر (Essential Elements of State)

ایک آزاد اور خود مختار ریاست کے لیے درج ذیل چار عناصر کا ہونا ضروری ہے۔

1- آبادی (Population)

ریاست ایک انسانی ادارہ ہے جس کے وجود کے لیے آبادی ضروری ہے لیکن یہ ممکن نہیں کہ ہم ریاست کے وجود کے لیے افراد کی ایک خاص تعداد کا تعین کر دیں۔ ہر ریاست میں افراد کی تعداد کم و بیش ہوتی ہے۔ آبادی کے لحاظ سے چین، بھارت اور امریکہ بہت

بڑی ریاستیں ہیں، لیکن اس کے ساتھ ہی مناکو (Monaco) اور ویٹی کن سٹی (Vatican City) جیسی چھوٹی چھوٹی ریاستیں بھی موجود ہیں جن کی آبادی چند ہزار افراد پر مشتمل ہے۔

یونانی مفکر افلاطون (Plato) کا خیال تھا کہ جو ریاست پانچ ہزار چالیس (5,040) افراد پر مشتمل ہوگی وہ مثالی ریاست کہلائی جاسکتی ہے۔ ارسطو (Aristotle) نے ریاست کی آبادی کا کوئی تعین نہیں کیا۔ اس کا کہنا تھا کہ ایک اعلیٰ ریاست ہونے کے لیے صرف یہ شرط ضروری ہے کہ وہ اتنی بڑی ہو کہ خود کفیل ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ تمام گروہ مل جل کر ایک دکھائی دیں۔ فرانسیسی مفکر روسو (Rousseau) نے یہ خیال ظاہر کیا کہ ایک اچھی ریاست کے لیے آبادی دس ہزار (10,000) افراد ایک مثالی تعداد ہے۔ آج کل دنیا میں ہر طرح کی ریاستیں پائی جاتی ہیں اور ہم ریاست کے لیے آبادی کی کوئی حد مقرر نہیں کر سکتے۔ تاہم آبادی اتنی ہونی چاہیے کہ ریاست کی تنظیم برقرار رہے اور ملکی وسائل آبادی کے متحمل ہوسکیں۔

2- علاقہ (Territory)

خطۂ زمین کا ہونا ریاست کے وجود کے لیے ضروری ہے۔ اگر علاقہ نہ ہو تو پھر ریاست کا کوئی وجود نہ ہوگا۔ کوئی خانہ بدوش قبیلہ خواہ اس کے افراد کی تعداد کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو اور کتنا ہی منظم کیوں نہ ہو، ریاست کا وجود قائم نہیں کرسکتا۔ مثال کے طور پر اسرائیل کے قیام سے قبل یہودیوں کی کوئی ریاست نہ تھی، لیکن جب وہ فلسطین میں مستقل طور پر آباد ہو گئے تو ان کی اپنی ریاست قائم ہوگئی۔

جس طرح آبادی کے معاملے میں کوئی قید نہیں اسی طرح علاقہ کی حدود کا تعین بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ویٹی کن سٹی (Vatican City) کا رقبہ صرف 0.44 مربع کلومیٹر اور مناکو (Monaco) کا رقبہ صرف 2.02 مربع کلومیٹر ہے۔ روس (Russia) اور چین (China) جیسی بڑی ریاستیں بھی ہیں جس کے رقبے بالترتیب قریباً 17.13 ملین مربع کلومیٹر اور قریباً 9.6 ملین مربع کلومیٹر ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ چھوٹی ریاستیں ہمیشہ اپنے آپ کو غیر محفوظ خیال کرتی ہیں اور اپنے بڑے ہمسایوں کے رحم و کرم پر رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ چھوٹی ریاستیں اقتصادی طور پر کمزور ہوتی ہیں کیونکہ ان کے وسائل اتنے نہیں ہوتے کہ وہ اپنے شہریوں کی ضرورتیں پوری کرسکیں۔ بہر حال اتنی چھوٹی ریاست بھی نہ ہو کہ وہ اپنی حیثیت برقرار نہ رکھ سکے اور اتنی بڑی بھی نہ ہو کہ وہ اپنے آپ کو منظم نہ کرسکے، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ تمام چھوٹی ریاستیں کمزور ہوتی ہیں یا یہ کہ ریاست کا جتنا بڑا اسائز ہوگا اتنی ہی زیادہ طاقتور ہوگی۔ انگلستان جس کا رقبہ بہت کم ہے، بہت سی بڑی ریاستوں سے زیادہ طاقتور ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ محض حدود کی بنا پر ریاست بڑی نہیں بن سکتی۔ اس معاملے میں بہت سے اور عوامل بھی کارفرما ہوتے ہیں، مثلاً آب وہوا، قدرتی وسائل، جغرافیائی محل وقوع اور سمندری حدود وغیرہ۔

3- حکومت (Government)

ایک ریاست کا تیسرا ایک اہم عنصر حکومت ہوتی ہے۔ ریاست کی مرضی اور منشا کا اظہار حکومت کے ذریعے ہوتا ہے۔ ہر حکومت تین اداروں پر مشتمل ہوتی ہے۔

1- مقننہ: اس کا کام ریاست کے لیے قوانین بنانا ہے۔

2- انتظامیہ: مقننہ کے بنائے ہوئے قوانین کو ریاست کے اندر نافذ کرنا انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔

3- عدلیہ: مقننہ کے وضع کردہ قوانین کا تحفظ اور خلاف ورزی کی صورت میں عدل وانصاف کرنا عدلیہ کا کام ہے۔ اگر حکومت نہ ہو تو ریاست کا تصور نہیں کیا جا سکتا اور امن وامان قائم نہیں رہ سکتا۔

4- اقتدارِ اعلیٰ (Sovereignity)

ریاست کا چوتھا عنصر اقتدار اعلیٰ ہے جس کی وجہ سے ہی ریاست کو دوسرے اداروں پر امتیازی حیثیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ ریاست ایک مستقل ادارہ ہے جبکہ حکومتیں بدلتی رہتی ہیں۔ اقتدار اعلیٰ ریاست کا وہ اعلیٰ اور برتر اختیار ہے جس کی بنا پر وہ ریاست کے اندر افراد اور اداروں سے اپنی مرضی اور احکامات منواتی ہے۔ اقتدار اعلیٰ کی حامل مرکزی حکومت ہوتی ہے مثلاً امریکہ کی 50 ریاستیں ہیں۔ ہر ایک کی آبادی، علاقہ اور حکومت ہے لیکن ان کے پاس اقتدار اعلیٰ نہیں ہے۔ ایک خود مختار ریاست کے لیے ضروری ہے کہ وہ داخلی اور خارجی دونوں طرح سے آزاد ہو۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ مذکورہ چاروں عناصر کے بغیر ایک ریاست کا وجود ناممکن ہے۔

اسلامی ریاست
(Islamic State)

تمام طاقتوں کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ وہی پوری کائنات کا خالق اور مالک ہے اسلام میں اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے۔ اسلامی ریاست میں مسلمان حاکم وقت اپنے اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھتے ہوئے استعمال کرتا ہے اور ریاست کا انتظام اسلامی احکامات کے مطابق چلاتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ توحید، مساوات، عدل وانصاف، اخلاق وتقویٰ اور حصولِ علم اسلامی ریاست کے بنیادی اصول ہیں۔ اس وقت دنیا میں بہت ساری اسلامی ریاستیں قائم ہیں جن میں سے ایک ریاست اسلامی جمہوریہ پاکستان بھی ہے۔

اسلامی ریاست کے فرائض

اسلامی ریاست کے بہت سارے فرائض ہیں وہ عوام کی بہتری کے لیے ہر ممکن اقدام کرے۔ ان کے معاشی، معاشرتی، سیاسی اور دیگر مسائل حل کرنے کی پوری ذمہ داری قبول کرے۔ ایک اسلامی ریاست کے مندرجہ ذیل فرائض ہیں:

1- اسلامی قوانین کا نفاذ

سربراہِ ریاست عوام کا خادم ہوتا ہے اور قرآن وسنت پر مبنی قانون سازی اور اس کا نفاذ اس کی ذمہ داری ہے۔ وہ حکومت کا کاروبار مجلسِ شوریٰ کے مشورے سے چلاتا ہے اور ظالم کے مقابلے میں مظلوم کا ساتھ دیتا ہے۔

2- عدل وانصاف کا قیام

معاشرہ میں عدل وانصاف کے قیام کی ذمہ داری اسلامی ریاست پر عائد ہوتی ہے۔ اسلامی ریاست میں عدلیہ کو اعلیٰ مقام حاصل ہے اور وہ انتظامیہ کے اثر سے آزاد ہوتی ہے بلکہ انتظامیہ اور سربراہِ مملکت بھی عدلیہ کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔ اسلامی ریاست میں عدلیہ سربراہِ مملکت کو عدالت میں طلب کر سکتی ہے اور اس کو سزا بھی دے سکتی ہے۔

3- بنیادی ضروریات کی تکمیل

تمام بنیادی ضروریات یعنی روٹی، کپڑا اور مکان عوام کو مہیا کرنا اسلامی ریاست کی اہم ذمہ داری ہے۔ سوشل سکیورٹی کی

تمام سکیموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا اسلامی ریاست کا اولین فرض ہے۔

4- سہولیات کی فراہمی

بنیادی ضرورتوں کے علاوہ کئی ایسی ضرورتیں بھی ہیں جو ایک معقول زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہیں مثلاً تعلیم اور آمدورفت کی سہولتیں وغیرہ۔ ایک بہتر زندگی کے لیے تمام سہولیات مہیا کرنا اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے۔

5- دولت کی منصفانہ تقسیم

اسلامی ریاست افراد کو دولت کی منصفانہ تقسیم کے ذریعے سماجی تحفظ فراہم کرتی ہے تاکہ غربت کو دُور کیا جاسکے۔ حضرت عمرؓ کا دور ایک مثالی دور تھا جس میں غربت اور مفلسی ختم ہوگئی تھی اور ہر آدمی باعزت زندگی بسر کرنے لگا تھا۔

6- مساوات کا قیام

اسلامی ریاست میں رنگ، نسل، علاقہ، جنس اور دیگر امتیازات کی کوئی گنجائش نہیں۔ سب کو معاشی، معاشرتی، مذہبی اور دیگر حقوق برابر حاصل ہوتے ہیں۔ اسلامی ریاست میں ایک بہترین ماحول پیدا کیا جاتا ہے۔ ذات پات اور اونچ نیچ کی کوئی قید نہیں ہوتی اور ظلم وزیادتی سے پاک معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

7- اجتماعی ترقی

اجتماعی ترقی کے لیے اسلامی حکومت صنعتی، زرعی، معدنی اور تجارتی ترقی کے منصوبے رائج کرتی ہے۔ اسلامی ریاست اجتماعی بھلائی کے لیے ملکی وسائل کو بھی قبضہ میں لے سکتی ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ معاوضہ فوری طور پر ادا کر دیا جائے۔ اسی طرح اسلامی ریاست زمین کو بھی عوام کی بھلائی کے لیے استعمال کر سکتی ہے۔

8- حکومتِ الٰہیہ کا قیام

اسلامی ریاست کا مقصد حکومتِ الٰہیہ کا قیام ہے جس میں لوگوں کو برے کاموں سے روکنا اور بھلائی کے کاموں کے لیے تیار کرنا ہوتا ہے تاکہ لوگوں میں بھائی چارہ، محبت اور ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو اور لوگ امن وسکون سے زندگی بسر کریں۔

9- اظہارِ رائے کی آزادی

اسلامی ریاست میں عوام کو تحریر وتقریر کی مکمل آزادی دی جاتی ہے۔ اسلامی ریاست میں حکام پر تنقید کی آزادی ہوتی ہے۔ حکومت پر تنقید سے اصلاح کا پہلو نکلتا ہے اور عوام کی دلچسپی کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ اسلامی ریاست اخبارات، رسائل اور دیگر ابلاغ کی آزادی کو تسلیم کرتی ہے البتہ دین کے خلاف کسی تنقید کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا تھا کہ لوگو! اگر میں قرآن وسنت کے خلاف کوئی کام کروں تو میری پیروی نہ کرنا بلکہ مجھے منصب سے ہٹا دینا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ کے دور میں بہت سے لوگوں نے آپ پر کھلم کھلا تنقید کی جس کا جواب آپؓ نے خندہ پیشانی سے دیا۔

10- امن وامان اور دفاعی انتظام

اسلامی ریاست کا فرض ہے کہ امن وامان قائم کرے تاکہ عوام کی جان ومال کی حفاظت ہو سکے۔ بیرونی خطرات سے نپٹنے

کے لیے ملکی دفاع کا مؤثر انتظام کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے اس مقصد کے لیے باقاعدہ فوج ہونی چاہیے۔

11- خارجہ پالیسی

دور حاضر میں کوئی ملک بھی دوسرے ممالک کے تعاون کے بغیر نہیں رہ سکتا مختلف قسم کے معاہدات ایک اسلامی ریاست خارجہ پالیسی کی روشنی میں بیرونی ممالک سے تعلقات استوار کرتے ہیں۔

ذرائع ابلاغ کا فلاحی ریاست میں کردار

ذرائع ابلاغ میں اخبارات، رسائل، ریڈیو اور ٹیلی ویژن شامل ہیں۔ لیکن آج کل کمپیوٹر کا بھی ان میں اضافہ ہو چکا ہے۔ ذرائع ابلاغ قومی زندگی کے معاشرتی، معاشی اور سیاسی میدان میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ ایک فلاحی ریاست کی شہ رگ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ حکومت کا چوتھا ستون ہیں کیونکہ یہ عوام میں سیاسی شعور اور قومی شناخت کے جذبات پیدا کرتے ہیں۔

1-اخبارات و رسائل

ذرائع ابلاغ کا سب سے اہم ذریعہ اخبارات اور رسائل ہیں جو عوام میں رائے عامہ پیدا کرنے، تعلیم حاصل کرنے، منصوبہ بندی کرنے، صحت و صفائی اور دیگر ضروریات زندگی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے عوام کے مطالبات حکومت تک اور حکومت کے فیصلے عوام تک پہنچتے ہیں۔

اخبارات و رسائل ملک میں ہر جگہ پڑھے جاتے ہیں لیکن پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں خواندگی کا تناسب بہت کم ہے اور لوگوں کے وسائل بھی محدود ہیں اس لیے عوام اخبارات اور رسائل کو خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور نہ ہی پڑھ سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ اخبارات اور رسائل میں بعض خبریں صحیح نہیں ہوتی۔ بعض اوقات اخبارات کی رپورٹیں بھی غلط ہوتی ہیں جس سے رائے عامہ منفی تاثر لیتی ہے اور حکومت بھی بے راہ روی کا شکار ہوتی ہے۔ اگر اخبارات اور رسائل میں یہ خرابی دور کر دی جائے تو فلاحی ریاست میں یہ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

2- ریڈیو ٹیلی ویژن

ذرائع ابلاغ کا دوسرا ذریعہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن ہیں۔ یہ حکومت اور عوام کے درمیان تعلقات قائم کرنے اور فلاحی کاموں میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کی اطلاعات بہت جلدی لوگوں تک پہنچتی ہیں۔ ریڈیو عوام کو سیاسی، معاشی اور معاشرتی ترقی کے متعلق آگاہ کرتا ہے۔ اسی طرح ٹیلی ویژن بھی اپنے دیکھنے وسننے والوں کو اہم اطلاعات بہم پہنچاتا ہے اور رنگا رنگ پروگرام پیش کرتا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگراموں سے لوگ محظوظ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت کچھ سیکھتے بھی ہیں لیکن خرابی یہ ہے کہ ہر شخص ان کو خریدنے یا ان کے پروگراموں کو سمجھنے کی استطاعت نہیں رکھتا یعنی یہ ذریعہ عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہے۔ مزید یہ کہ حکومت کا ان ذرائع ابلاغ پر قبضہ ہوتا ہے۔ رائے عامہ حکومت کے حق میں ہموار ہوتی ہے اور حکومت مطلق العنان بن جاتی ہے۔

3- کمپیوٹر

ذرائع ابلاغ کا اہم ذریعہ کمپیوٹر ہے جو کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کا ایک شاہکار ہے۔ کمپیوٹر پر بھی حکومت اور دیگر ادارے اپنی اپنی ویب سائٹ بناتے ہیں جن کے ذریعے خبروں اور رپورٹوں کو ریلیز کیا جاتا ہے جو رائے عامہ کی تشکیل کے ضمن میں اہم

کردار ادا کرتی ہیں لیکن ان میں بھی بعض اوقات رپورٹیں غلط ہوتی ہیں جو عوام کے لیے زہر قاتل ہیں۔ مزید یہ کہ ہر آدمی نہ کمپیوٹر خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے اور نہ ہی اس کو استعمال کرنے کی تربیت رکھتا ہے۔

ذرائع ابلاغ کی اہمیت

1- مسائل سے آگاہی

ذرائع ابلاغ عوام کے مسائل سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ عوام کے مسائل معلوم کرنے کے بعد حکومت تک پہنچاتے ہیں اور حکومت عوام کے مسائل جان کر ان کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ آج کل کی ریاست چونکہ فلاحی ریاست ہے اس لیے وہ عوام کے مسائل حل کرنے میں گہری دلچسپی لیتی ہے۔

2- نظریات کی تشکیل

ذرائع ابلاغ میں قومی اہمیت کے حامل نظریات کو بھی زیر بحث لایا جاتا ہے اور عوام کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ بحث کے نتیجہ میں ذرائع ابلاغ کسی نہ کسی نتیجہ پر پہنچ کر ان کا عوام میں پراپیگنڈہ کرتے ہیں۔ نتیجتاً عوام میں نظریات کی تشکیل ہوتی ہے اور نظریات میں پختگی بھی آتی ہے۔

3- رائے عامہ کو متاثر کرنا

ذرائع ابلاغ رائے عامہ کو بہت جلد متاثر کرتے ہیں۔ اگر ذرائع ابلاغ رائے عامہ کو مثبت طور پر متاثر کریں تو فلاحی ریاست کے لیے بہت مفید ہیں۔ اخبارات ورسائل، ریڈیو ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر اپنے اپنے طریقوں سے رائے عامہ کو متاثر کر رہے ہیں۔

4- قومی یکجہتی واتحاد پیدا کرنا

اگر ذرائع ابلاغ مثبت انداز میں کام کر رہے ہوں تو قوم میں یکجہتی واتحاد پیدا ہوتا ہے جس سے عوام کی فلاح و بہبود کے بے شمار کام سرانجام پاتے ہیں۔

5- حقوق وفرائض سے آگاہی

ذرائع ابلاغ عوام میں سیاسی شعور پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ ان میں حقوق وفرائض سے آگاہی بھی پیدا کرتے ہیں جو کسی ریاست کو فلاحی ریاست بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

سوالات

1- ریاست کی تعریف کریں اور اس کے لازمی عناصر کی تفصیل بیان کریں۔

2- اسلامی ریاست کے فرائض تحریر کریں۔

3- ایک فلاحی ریاست میں ذرائع ابلاغ کے کردار پر روشنی ڈالیں۔

4- ذرائع ابلاغ کی اہمیت بیان کریں۔